بسم اللہ الرحمن الرحیم
ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا
فون ۴۲۹
رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
بروز اتوار
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے
جلد ۶۲/۲۷ | ۲۴ شعبان سنہ ۱۳۹۳ھ ۲۳ تبوک ہش ۱۳۵۲ / ۲۳ ستمبر ۱۹۷۳ء | نمبر ۲۱۶

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ ۲۲ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تا حال انگلستان میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ دیگر ارکانِ قافلہ بھی بخیریت ہیں۔

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور بخیریت واپسی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

جلسہ سیرۃ النبی چک ۵۵/۲-ایل:- مورخہ ۲۷ ستمبر بروز جمعرات ساڑھے آٹھ بجے شب بیت احمدیہ چک ۵۵/۲-ایل نزد اوکاڑہ میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد اور محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل ناظر تصنیف و اشاعت لٹریچر خطاب فرمائیں گے۔

جملہ جماعتہائے احمدیہ ضلع ساہیوال سے بکثرت شریک ہو کر استفادہ کرنے کی درخواست ہے۔ کھانے اور رہائش کا انتظام ہو گا۔ احباب کی سہولت کے لئے ۶ تا ۸ بجے شام ایک بس چک مذکور اور اوکاڑہ بس سٹینڈ کے درمیان چکر لگاتی رہے گی۔

(عبد الوہاب احمد شاہد مربی سلسلہ اوکاڑہ)

خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کی سالانہ تربیتی کلاس

بروز اتوار ۲۳/۹/۷۳ کو صبح ساڑھے سات بجے مسجد احمدیہ دار الذکر لاہور میں شہر و ضلع کے اطفال اور خدام کی ایک روزہ سالانہ تربیتی کلاس کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب فرمائیں گے اختتامی اجلاس اسی دن ۳ بجے شام ہو گا۔ جس کی صدارت چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ فرمائیں گے۔ مرکز سے علماء و بزرگان سلسلہ کی شرکت بھی متوقع ہے۔ مجلس کی طرف سے دوپہر کے کھانے کا انتظام ہو گا۔ تمام خدام اور اطفال سے شرکت کی درخواست ہے۔ (قائد خدام الاحمدیہ لاہور)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء

۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو ربوہ میں منعقد ہو گا

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ ماہ فتح ۱۳۵۲ ہجری شمسی مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۳ء بروز بدھ جمعرات جمعہ بمقام ربوہ منعقد ہو گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام:-

ہر مامور و مرسل میں ایک استغناء ہوتا ہے جس سے اس کا اخلاص ظاہر ہو جاتا ہے

وہ دنیا کو مرے ہوئے کیڑے سے بھی کمتر سمجھتے ہیں اور خدا کی رضا پر راضی رہتے ہیں

"جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور اسی سے امید رکھتا ہے وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے لئے درست کرتا ہے اور اس طرح پر درست کرتا ہے جس طرح پر اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اور ہدایت کرتا ہے لیکن جو شخص مخلوق سے ڈرتا اور مخلوق سے امید رکھتا ہے وہ اپنے آپ کو مخلوق کے لئے درست کرتا ہے۔ خدا والوں کو مخلوق کی پرواہ نہیں ہوتی بلکہ وہ اسے مرے ہوئے کیڑے سے بھی کمتر سمجھتے ہیں۔ ... ...

اللہ تعالیٰ خود ان کے ساتھ ہوتا ہے اور ان کی تائید اور نصرت فرماتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ خدا اپنی مخلوق کو خود ان کے ساتھ کر دے گا یہی سر ہے کہ انبیاء علیہم السلام خلوت کو پسند کرتے ہیں اور میں یقیناً اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ وہ ہرگز ہرگز پسند نہیں کرتے کہ باہر نکلیں لیکن اللہ تعالیٰ ان کو مجبور کرتا ہے اور پکڑ کر باہر نکالتا ہے۔

دیکھو موسیٰ علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ نے مامور کرنا چاہا اور فرعون کی طرف ہدایت اور تبلیغ کی خاطر بھیجنے کی بشارت دی تو انہوں نے عذر شروع کر دیا کہ میں نے ان کا ایک خون کیا ہوا ہے بھائی کو بھیج دیا جاوے۔ یہ کیا بات تھی؟ یہ ایک قسم کا استغناء اور اہل عالم سے الگ رہنے کی زندگی کو پسند کرنا تھا یہی استغناء ہر مامور اور مرسل میں ہوتا ہے وہ اس تنہائی کی زندگی کو بہت پسند کرتا ہے اور یہی ان کے اخلاص کا نشان ہوتا ہے اور اسی لئے اللہ تعالیٰ ان کو اپنے لئے منتخب کرتا ہے کیونکہ وہ ان کے دل پر نظر کر کے خوب دیکھ لیتا ہے کہ اس میں غیر کی طرف قطعاً توجہ نہیں ہوتی۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور تعمیل امر ہی کو اپنی زندگی اور حیات کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔" (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۷۸، ۷۹)

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر سید عبد الحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

خطبہ جمعہ

رمضان بڑی برکتوں والا مہینہ ہے اس میں الٰہی برکتوں کے حصول کے خاص سامان پیدا کئے گئے ہیں

ہم سب کا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بننے اور قربِ الٰہی کے حصول کیلئے اس ماہ میں زیادہ سے زیادہ کوشش کریں

اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ ہمیں آسمانی برکتوں سے نوازے گا اور اپنے فضلوں کی موسلا دھار بارش ہم پر برسائے گا

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۰ اخاء ۱۳۵۱ھش مطابق ۲۰ اکتوبر ۱۹۷۲ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ: مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم اے انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ

سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے سورہ بقرہ کا مندرجہ ذیل رکوع مع ترجمہ پڑھا:۔

يَاَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝

اَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ ط فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا اَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ط وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ ط فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ ط وَاَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي اُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ج فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ط وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا اَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ط يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلَى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَاِنِّي قَرِيبٌ ط اُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ۝

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلَى نِسَائِكُمْ ط هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ط عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ج فَالْئٰنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ص ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ج وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُونَ فِي الْمَسٰجِدِ ط تِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا ط كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝ (سورہ بقرہ رکوع ۲۳: آیت ۱۸۴ تا ۱۸۸)

ترجمہ:۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر (بھی) روزوں کا رکھنا اُسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح اُن لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں تاکہ تم (روحانی ترقیات کیلئے اللہ کا فیض حاصل کرو اور اسی طرح اخلاقی ترقیات کیلئے اسکی برکت سے) اپنے اندر ایک طاقت پیدا کرو

(سو تم روزے رکھو) چند گنتی کے دن۔ اور تم میں سے جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اُسے (اور دنوں میں تعداد (پوری کرنی) ہوگی اور اُن لوگوں پر جو اس (یعنی روزہ) کی طاقت نہ رکھتے ہوں (بطور فدیہ) ایک مسکین کا کھانا دینا (بشرطِ استطاعت) واجب ہے۔ (اس کے ایک معنی یہ بھی کئے گئے ہیں کہ اُن لوگوں پر جو فدیہ کی طاقت رکھتے ہوں فدیہ دینا واجب ہے) اور جو شخص پوری فرمانبرداری سے کوئی نیک کام کرے گا تو یہ اُس کے لئے بہتر ہوگا اور اگر تم علم رکھتے ہو تو (سمجھ سکتے ہو کہ) تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے۔

رمضان کا مہینہ وہ (مہینہ) ہے جس میں (قرآن کریم) بار بار نازل کیا گیا ہے (وہ قرآن) جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت (بنا کر بھیجا گیا) ہے (یعنی پہلا الہام الٰہی جس کے مخاطب تمام بنی نوع انسان ہیں) اور جو کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے (ایسے دلائل) جو ہدایت پیدا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی (قرآن میں) الٰہی نشان بھی ہیں اس لئے تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو (اس حال میں) دیکھے (کہ نہ مریض ہو نہ مسافر) اُسے چاہیئے کہ وہ اس کے روزے رکھے اور جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اس پر اور دنوں میں تعداد (پوری کرنی واجب) ہوگی۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے . . . . اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا۔ (اسلئے تم خود اپنے نفسوں کے لئے تنگی نہ چاہو بلکہ اللہ کی دی ہوئی آسانی سے فائدہ اٹھاؤ) اور یہ حکم اُس نے اس لئے دیا ہے کہ تم تنگی میں نہ پڑو اور) تاکہ تم تعداد کو پورا کر لو اور اس (بات) پر اللہ کی بڑائی کرو کہ اُس نے تم کو ہدایت دی ہے اور تاکہ تم (اس کے) شکرگذار ہو

اور (اے رسول!) جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو (تو جواب دے کہ) میں (اُن کے) پاس (ہی) ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہیئے کہ وہ (دعا کرنے والے بھی) میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

تمہیں روزہ رکھنے کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس جانے کی اجازت ہے۔ وہ تمہارے لئے ایک (قسم کا) لباس ہیں اور تم اُن کے لئے ایک (قسم کا) لباس ہو۔ اللہ کو معلوم ہے کہ تم اپنے نفسوں کی حق تلفی کرتے تھے۔ اس لئے اُس نے تم پر فضل سے توجہ کی اور تمہاری (اس حالت کی) اصلاح کر دی۔ سو اب تم (بلا تامل) اُن کے پاس جاؤ اور جو کچھ اللہ نے تمہارے لئے مقدر کیا ہے اسکی جستجو بھی کرو اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہیں صبح کی سفید دھاری سیاہ دھاری سے الگ نظر آنے لگے اس کے بعد (صبح سے) رات تک روزوں کی تکمیل کرو۔ اور جب تم مساجد میں معتکف ہو تو اُن کے (یعنی بیویوں کے) پاس نہ جاؤ۔ یہ اللہ کی (مقرر کردہ) حدیں ہیں اسلئے تم اُن کے قریب (بھی) مت جاؤ۔ اللہ اسی طرح لوگوں کے لئے اپنے احکامات بیان کرتا ہے تاکہ وہ (ہلاکتوں سے) بچیں۔

اس کے بعد فرمایا:۔

اس رکوع میں جو رمضان کے متعلق قرآن کریم میں بیان ہوا ہے ایک آیت یہ ہے۔

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیہ کریمہ میں انسان یا بشر کو مخاطب نہیں کیا بلکہ "عباد" کو مخاطب کیا ہے اور یہ سلسلہ مضمون اللہ کے عبد سے تعلق رکھتا ہے اس عبد سے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ الذاریات کی اس آیت میں بھی کیا ہے۔

"وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ"

فرمایا میں نے انسان کو عبد بننے کے لئے پیدا کیا ہے اس لئے جو شخص حقیقتاً میرا عبد بننا چاہتا ہے اور میری

صفات کا مظہر

بننے کی خواہش رکھتا ہے اور اس کے لئے مجاہدہ کرنے کے لئے بھی تیار ہے تو اسے یہ حقیقت یاد رکھنی چاہیئے کہ میں اس کے بہت قریب ہوں۔ چنانچہ جب ہم عبد کی حقیقت یا عبد بننے کی حالت یا عبد بننے کی اہلیت کا تجزیہ کرتے ہیں تو ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک مادی وجود دیا اور اسکو بروئے کار لانے کے لئے مختلف قویٰ عطا فرمائے۔ مادی قویٰ اور ان کی پرورش کے لئے بہت کچھ چاہیئے تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے مادی قویٰ اور بالواسطہ روحانی قویٰ کی پرورش کے لئے اس کائنات کو بنایا۔ رب کامل قویٰ (مادی لحاظ سے) عطا کرنا، پھر اُن کی ساری حکمتوں کو اور سارے پہلوؤں کو ذہن میں رکھکر اُن کے لئے ضرورت کی ہر چیز کو پیدا کرنا یہ اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے اور کوئی نہیں کر سکتا۔ (ویسے تمثیلاً ہم اپنی زبان میں یہی کہہ سکتے ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ کی صفات تو بڑی مختلف ہیں۔ ہمیں سمجھانے کے لئے ایسے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں) پس باریک در باریک طاقتوں اور ان کی نشوونما کے لئے جس چیز کی ضرورت تھی اس کو پیدا کرنے کے لئے

انتہائی قرب کی ضرورت

تھی کیونکہ جو شخص دور ہوتا ہے وہ کسی کی ضرورتوں کو پہچانتا اور سمجھتا ہی نہیں اس لئے وہ مادی قویٰ کی نشوونما کے لئے کچھ پیدا ہی نہیں کر سکتا یا اگر پیدا کر سکتا ہے تو وہ ادھوری چیزیں ہوتی ہیں جس طرح مثلاً انسان انسان کی نشوونما کے لئے جس حد تک اس کی ذمہ داری ہے اس کے متعلق بھی ہم روزانہ دیکھتے ہیں کہ نقص پیدا ہو جاتا ہے یا بھول چوک ہو جاتی ہے۔ ماں اپنی مامتا کے باوجود اور باپ اپنے پیار کے باوجود تربیت اولاد میں غلطیاں کر جاتا ہے خواہ اولاد کی جسمانی تربیت ہو یا

اخلاقی اور روحانی تربیت

ہو مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے لوگو! تمہارے عبد بننے کے لئے جن طاقتوں اور جن صلاحیتوں کی ضرورت تھی وہ ساری کی ساری تمہیں دے دی گئی ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ اُن کی کامل نشوونما کے لئے جس قسم کے مادی ذرائع کی ضرورت تھی وہ بھی پیدا کر دئے گئے ہیں۔ پس ان طاقتوں اور صلاحیتوں کے علاوہ ان کی نشوونما کے لئے مادی ذرائع کا پیدا کر دینا بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے بہت ہی قریب ہے۔

غرض اللہ تعالیٰ نے مادی قویٰ اور ان کی تربیت اور نشوونما کے لئے زمین و آسمان پیدا کئے۔ چنانچہ فرمایا:۔

سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ

(الجاثیہ : ۱۴)

زمین و آسمان میں بے شمار چیزیں ہیں جو انسانی پیدائش سے بھی پہلے پیدا کی گئی ہیں۔ یہ پیدائش یعنی انسان کی قوتوں میں استعدادی کمال کا پایا جانا اور اُن کی نشوونما کے لئے ہر ضروری چیز کا موجود ہونا

اللہ تعالیٰ کے قرب کی دلیل

ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا عبد بننے کے لئے صرف مادی قویٰ کافی نہیں تھے۔ روحانی صلاحیتوں اور قوتوں کی بھی انسان کو ضرورت تھی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو روحانی صلاحیتیں بھی عطا فرمائیں۔ پس اللہ تعالیٰ کا عبد بننے کے لئے روحانی قوت اور استعداد کا پیدا کر دینا بتاتا ہے کہ خدا تعالیٰ انسان کے بہت قریب ہے۔

پھر جہاں تک روحانی قوتوں کا تعلق ہے انسان از خود اُن سے کام نہیں لے سکتا اس لئے روحانی قوتوں کی کامل نشوونما کے لئے ہر آن ہدایتِ باری تعالیٰ کی ضرورت ہے

غرض تخلیقِ کائنات کا یہ ایک لمبا سلسلہ ہے جس کی طرف پہلی آیت میں اشارۃً ذکر کیا گیا ہے اور پھر وضاحت کے ساتھ اس مضمون کے متعلق قرآن عظیم میں ایک لمبا سلسلہ چلتا ہے۔ چنانچہ خالی یہی نہیں فرمایا کہ آدم کو ایک ہدایت دے دی اور انسان کو کہا کہ تم اس کے مطابق روحانی ترقیات کرتے چلے جاؤ بلکہ حضرت آدم علیہ السلام کے وقت انسان کو اپنی نشوونما کے جس درجہ اور جس مقام پر پہنچنا تھا اور اس کے لئے جس قسم کی آسمانی ہدایت کی ضرورت تھی وہ ان کو دے دی گئی۔ پھر اس کے بعد یکے بعد دیگرے انبیاء آئے۔ انسان دنیوی لحاظ سے بھی اور روحانی لحاظ سے بھی ترقی کرتا چلا گیا۔ پس جہاں تک آسمانی ہدایتوں کا تعلق تھا اور زمین کے اندر قوتوں کے پیدا کرنے کا سوال تھا اللہ تعالیٰ انسانی زندگی کے ہر مرحلے اور ہر درجے میں مختلف ہدایتیں نازل کرتا اور قوتیں پیدا کرتا رہا۔ کیونکہ وہ ہر آن اتنا باخبر اور قریب ہے کہ انسان کی ہر بدلی ہوئی حالت کا اُسے علم ہوتا ہے ویسے تو وہ علام الغیوب ہے۔ ہر چیز اس کے علم میں بھی ہے۔ یہ اور چیز ہے۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اس کی توجہ بھی انسان کی طرف رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی ہر بدلی ہوئی حالت کے مطابق اس کی ضرورتوں کے پورا کرنے کا سامان پیدا کیا اور پھر بالآخر قرآن کریم کی شکل میں اُس نے

ایک کامل ہدایت

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی۔ کیونکہ بعثتِ نبوی کے وقت انسان اپنے شعور میں اس مقام تک پہنچ چکا تھا اور انسان اس قابل ہو گیا تھا کہ ایک کامل ہدایت اور مکمل شریعت کا بوجھ اپنے کندھوں پر اُٹھا سکے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے لوگو! تم دیکھتے نہیں۔ میں نے تمہارے لئے رمضان کے مہینے میں ایک ایسی ہدایت نازل کی ہے جو

هُدًى لِّلنَّاسِ

ہے جس میں سب بنی نوع انسان کے لئے ہدایت کے سامان موجود ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ پہلی ہدایتیں محدود تھیں اور محدود ہونا بھی ایک نقص ہے اس لئے جب ہم پہلی ہدایتوں کو ناقص کہتے ہیں تو اس معنی میں ناقص کہتے ہیں کہ وہ محدود تھیں بوجہ اس کے کہ اس زمانے کی ضرورتیں محدود تھیں اور بوجہ اس کے کہ انسان اپنی

مادی اور روحانی نشوونما

میں اپنے کمال کو نہیں پہنچا تھا۔ اسلئے فرمایا اس قرآن عظیم کے ذریعہ وہ علوم بیان کر دئے گئے ہیں جن کا ذکر پہلی ہدایتوں میں نہیں ہے۔ یہ قرآن کریم ہی ہے جو ایک کامل ہدایت کی شکل میں نازل ہوا ہے۔ اس کے نزول سے پہلے انسان کے ذہنی، اخلاقی اور روحانی قویٰ اس قابل نہیں تھے کہ اُن کی نشوونما کے لئے کامل ہدایت نازل ہوتی۔

. . . . اس لئے اگرچہ بعض ہدایات کا انہیں اجمالاً علم دیا جاتا رہا لیکن مکمل علم نہیں دیا گیا کیونکہ وہ اس کو کما حقہٗ حاصل کرنے کے قابل نہیں تھے۔ لیکن قرآن عظیم کے زمانے کا انسان اس قابل ہو گیا کہ وہ

بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى

کا حامل بن سکے چنانچہ وہ جو پہلی ہدایتوں میں اجمال پایا جاتا تھا قرآن کریم نے اس کی تفصیل بیان کی گویا انسان کو ایک ارفع مقام پر پہنچ جانے کی وجہ سے قرآن کریم کے ذریعہ ہدایت کی نئی اور

پُر حکمت باتیں

بتائی گئیں یعنی وہ ہدایتیں جو مجملاً پہلوں کو دی گئی تھیں وہ تفصیل کے ساتھ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ بنی نوع انسان کو بتا دی گئیں۔

پھر قرآن کریم کی تیسری خوبی یہ ہے کہ یہ فرقان ہے۔ قرآن کریم نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ قریہ قریہ اور ملک ملک خدا کے رسول آئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی ضرورتوں اور طاقتوں کے لحاظ سے انہیں آسمانی ہدایت عطا فرمائی چنانچہ پہلے زمانہ میں رسولوں کی کثرت جہاں اللہ تعالیٰ کے قرب پر دلالت کرتی ہے۔ وہاں ضرورتوں اور استعدادوں میں اختلاف بھی ظاہر کرتی ہے ہر علاقہ بلکہ بعض دفعہ تو قریب قریب دو شہروں کی ضرورت کے اختلاف کو مدنظر رکھتے ہوئے رسول مبعوث ہوئے تاکہ خدا کی آواز ہر جگہ پہنچ جائے۔ یہ کام

ایک عظیم اور قریب ہستی

ہی کر سکتی ہے اور وہی اس کا خیال رکھ سکتی ہے یعنی ہر زمانہ میں ہر علاقہ کی روحانی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کا انبیاء کو بھیجنا

اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اللہ تعالےٰ کی نظر اور اس کا علم زمان و مکان کی وسعتوں پر محیط ہے۔

پس پہلے زمانہ میں انبیاء علیہم السلام نے اپنے اپنے ملک اور علاقہ کے حالات کے لحاظ سے اور اپنے قویٰ کی نشوونما اور اس کے استحقاق کے لحاظ سے جن چیزوں کو حاصل کیا اُن میں اختلاف پایا جاتا تھا۔ چنانچہ بنی اسرائیل کے رسولوں کو جس ہدایت کی ضرورت تھی وہ اُن کو دی گئی۔ ہندوستان اور چین میں بسنے والوں کو جس ہدایت کی ضرورت تھی وہ ان کو دی گئی۔ ہر دو قسم کی ہدایت خدا کے رسول لے کر آئے مگر ان دونوں میں اختلاف پایا جاتا ہے

مذہبی دُنیا میں دوسرا اختلاف ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک ہدایت نازل ہوتی۔ اس کے ماننے والے مختلف الخیال ہو گئے ہر ایک گروہ نے اپنے مطلب کا ایک حصہ لے لیا اور اس پر فخر کرنے لگ گئے یعنی ایک ہی نبی کی امت جب بعد میں بگڑی تو اس نے آپس میں اختلاف کیا اور لوگ مختلف گروہوں میں بٹ گئے چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا قرآن کریم تمہارے لئے فرقان بن کر آیا ہے۔ وہ تمام مذہبی اختلافات خواہ پہلی قسم سے تعلق رکھتے ہوں یا دوسری قسم سے تعلق رکھتے ہوں یہ اُن کو دور کرنے والا ہے۔ کیونکہ یہ فرقان ہے۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے دراصل

"عبد" کا لفظ

اس آیت کے مفہوم کے سمجھنے کی کنجی ہے۔ اللہ تعالےٰ کی صفات کا مظہر بننے کے لئے جس قسم کی ہدایت کی ضرورت تھی وہ ہدایت دے دی گئی یعنی انسان مختلف مدارج میں سے گذرا ہے اُسے تاریخ کے مختلف مراحل میں مختلف قسم کی ہدایتوں کی ضرورت تھی وہ اسے دے دی گئیں اور اب اُسے ایک کامل ہدایت خدا تعالےٰ کی طرف سے ملی ہے۔ اس ہدایت پر چلنے کے لئے، اس کو اپنانے کے لئے اس کی روشنی میں یہ مقصد رہ سکتا ہے کہ بندے اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر کامل بننے لگے یعنی اپنی اپنی استطاعت کے مطابق

مظہر صفات باری

بننے کے لئے اللہ تعالےٰ کے فیض کی ضرورت ہے دراصل انسان کا روحانی قویٰ کا مالک بن جانا اور اللہ تعالےٰ نے اس کے اندر جو قویٰ پیدا کئے ہیں اُن کی کامل نشوونما کے لئے صرف آسمانی ہدایتوں کا نازل ہونا ہی کافی نہیں ہے۔ انسان اُن سے اس وقت تک فائدہ نہیں اٹھا سکتا جب تک خدا تعالےٰ کا فضل اس کے شاملِ حال نہ ہو اور اللہ تعالےٰ کے فضل کو انسان دعاؤں کے ذریعہ ہی جذب کر سکتا ہے۔

غرض اللہ تعالےٰ نے فرمایا میں نے تمہیں قوتیں عطا کیں اور روحانی قوتوں کی نشوونما کے لئے آسمانی ہدایت نازل کی تاکہ تم اس قابل ہو جاؤ کہ تم اپنی اپنی استعداد کے مطابق میرے عبد بنو۔ میرا قرب حاصل کرو اور میری صفات کے مظہر بنو لیکن تم محض اپنی کوشش سے کچھ بھی نہیں بن سکتے جب تک میرا (اللہ) کا فضل آسمان سے نازل نہ ہو اور اللہ تعالےٰ کی رحمت اور محبت کے نتیجہ میں تم پر

آسمانی فیوض کی بارش

نہ برسے۔

پس جیسا کہ میں نے بتایا ہے اللہ تعالےٰ کے فضل اور اس کی رحمت کا نزول دعا کا متقاضی ہے اسی لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا

اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ

تم مجھ سے مانگو میں تمہیں دوں گا۔ اس میں یہ حقیقت بھی سامنے رکھنی چاہیئے کہ انسان کی پیدائش سے پہلے اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل اور رحمت کے دروازے اس پر وا کر دیئے گویا انسان اِدھر پیدا ہوتا ہے اور اُدھر اس کی قوتوں اور صلاحیتوں کی نشوونما کے سامان مہیا ہو جاتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ تخلیق کائنات اور انسانی پیدائش سے پہلے انسانی قویٰ زبانِ حال سے مانگتے اور پاتے رہے ہیں۔ پیدائشِ عالم تو انسان کی کسی دعا کا نتیجہ نہیں۔ اُس وقت تو انسان کا وجود ہی نہیں تھا۔ یہ تو خدا تعالےٰ کی مشیت تھی کہ دنیا میں ایک ایسا وجود پیدا ہو جو اس کی صفات کا مظہر بنے اسلئے اُس نے اُس کائنات کو پیدا کیا۔ قرآن کریم نے اس مضمون پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ اس وقت چونکہ اس کا میرے مضمون کے ساتھ تعلق نہیں ہے اس لئے میں نے اس کا مجملاً ذکر کیا ہے اس حقیقت کو واضح کرنے کے لئے کہ اللہ تعالےٰ نے انسان کو جو مادی وجود عطا فرمایا ہے اس میں جسمانی، ذہنی اخلاقی اور روحانی قوتیں اور استعدادیں ودیعت کی گئی ہیں۔ ان قویٰ کی نشوونما کے لئے زمین و آسمان کی پیدائش کی ضرورت تھی چنانچہ انسانی قویٰ زبانِ حال سے یہ دعا کر رہے تھے کہ اے خدا! تو نے قویٰ عطا کر دیئے۔ ان کی پرورش نہیں ہو سکتی جب تک تیرا فضل اور رحم شاملِ حال نہ ہو۔ اللہ تعالےٰ نے زبانِ حال کی اس دعا کو قبول فرمایا اور اس کائنات کو پیدا کر دیا

انسان کو خدا تعالےٰ کا عبد بننے کے لئے صرف ذہنی کائنات کافی نہیں تھی۔ یہ تو ایک ابتداء تھی انسانی زندگی کی، یہ تو ایک تمہید تھی کارخانہ حیات کی اور یہ تو ایک بنیاد تھی جس پر معاشرتی زندگی قائم کی گئی تھی۔ آگے اس عمارت کی خوبصورتی اور پائیداری کیلئے اخلاقی اور روحانی قوتوں کی نشوونما کی ضرورت تھی۔ چنانچہ انسان کی ان خوابیدہ قوتوں نے زبانِ حال سے یہ دعا کی کہ اے خدا! قوتیں تو مل گئی ہیں لیکن محض ان قوتوں سے تو وہ مقصد پورا نہیں ہو سکتا جس کے لئے تو نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ انسان تیرا حقیقی عبد نہیں بن سکتا جب تک اس کی اخلاقی اور روحانی قوتوں کی بھی نشوونما نہ ہو اس لئے ان کی

کمال نشوونما کا سامان

بھی ہونا چاہیئے۔ تو گویا ان قوتوں کی نشوونما کے لئے آسمانی ہدایت کی ضرورت تھی جس کا اظہار دعائیہ رنگ میں زبانِ حال سے ہوا اور جو انبیاء علیہم السلام کی بعثت کے ساتھ پوری ہوتی رہی۔

جہاں تک زبانِ حال سے دعا کرنے کا سوال ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے کہ ایک تو جاہل کی دعا ہوتی ہے اور ایک عارف کی دعا ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا بعض دفعہ دہریہ سائنسدان کو کوشش کرتے کرتے ایسے مقام پر پہنچ جاتے ہیں جہاں ان کو کچھ سمجھ نہیں آتی اُن کے لئے سارے راستے بند ہو جاتے ہیں تب بے چینی اور گھبراہٹ کی وجہ سے ان کی فطرت کسی علیم ہستی کو اپیل کرتی اور اس سے دعائیں مانگتی ہے۔ وہ لوگ خدا کو تو نہیں پہچانتے لیکن اندھیرے میں اِدھر اُدھر ہاتھ مارتے ہیں جسے اللہ تعالےٰ ان کی دعا سمجھ لیتا ہے اور بسا اوقات ان پر اپنے فضل نازل کرتا ہے۔ پس یہ بھی

زبانِ حال کی ایک دُعا

ہے۔ گو یہ ناقص دعا ہے لیکن ہے یہ بھی ایک قسم کی دُعا جو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ قوتوں میں سے ہر ایک قوت کی زبانِ حال کی دعا پر دلالت کرتی ہے جس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انسانی قوتوں کی نشوونما کے لئے ہر ضروری چیز عطا فرمائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندے! تو مجھ سے میرے فضل اور رحمت کی دعا کر میں تجھے اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازوں گا پس گو ہدایت تو مل گئی لیکن صرف ہدایت کا مل جانا کافی نہیں ہے۔ ہدایت کو پہچاننا بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بننے کے لئے صفاتِ باری کا عرفان حاصل کرنا بھی ضروری ہے۔ اس ہدایت پر قائم رہنا یعنی جب تک انجام بخیر نہ ہو جائے اور ناکامی کا کوئی خطرہ باقی نہ رہے۔ اس وقت تک صراطِ مستقیم پر گامزن رہنا بھی ضروری ہے۔ انجام بخیر کے یہی معنے ہیں کہ اس کے بعد ناکامی کا کوئی خطرہ باقی نہیں رہتا۔ پس جب تک خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کا فیض آسمان سے نازل نہ ہو اُس وقت تک جسمانی اور روحانی قوتوں کے ہونے کے باوجود انسان روحانیت حاصل نہیں کر سکتا اور خدا کا عبد نہیں بن سکتا۔

چنانچہ آپ دیکھ لیں کیا عقلی لحاظ سے اور کیا دنیوی علوم کے لحاظ سے بعض قومیں بڑی آگے نکل گئی ہیں مگر اس کے باوجود ان کے وجود کا ایک حصّہ مفلوج ہے۔ گو اجتماعی رنگ میں انہوں نے بڑی ترقی حاصل کی ہے لیکن انفرادی لحاظ سے فالج زدہ ہیں۔ روحانی لحاظ سے اُن کے اندر نہ جان ہے نہ کوئی حرکت نظر آتی ہے۔ انہیں بڑی حد تک

مذہبی اقدار اور اخلاقی قیود

کا کوئی احساس ہی نہیں۔ اُن کی حالت اس انسان کے مشابہ ہے جسے بعض دفعہ فالج ہوتا ہے اور اس کا آدھا دماغ مفلوج ہو جاتا ہے لوگ کہہ دیتے ہیں کہ فلاں کو فالج ہوا۔ وہ بعض باتیں تو بڑی پتے کی کرتا ہے لیکن بعض باتیں بے ہوشی کی حالت میں مجنونانہ قسم کی ہوتی ہیں۔ خدا تعالیٰ افراد میں اس قسم کے حالات اس لئے پیدا کرتا ہے کہ لوگوں کو یہ مسئلہ سمجھ آجائے چنانچہ اسی طرح روس اور امریکہ اور بعض دوسرے ممالک بعض باتیں خصوصاً مادی علوم کے متعلق تو بڑی پتے کی کرتے ہیں مگر بعض باتیں انتہائی نامعقول کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ خدائے حیّ و قیوم کی ہستی کا انکار کر دیتے ہیں پس ایسی صورت میں انسان کو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ دُنیا میں ایسا بھی ہو جایا کرتا ہے جس طرح کسی فرد کو فالج ہو سکتا ہے اور ہو جاتا ہے اور اسی طرح بعض دفعہ کسی قوم یا جماعت یا گروہ کو بھی فالج ہو سکتا اور ہو جاتا ہے۔

بہر حال یہ تو ایک ضمنی بات تھی میں بتا رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے لوگو! تم غور نہیں کرتے۔ کہ تمہاری پیدائش کے وقت تمہیں جسمانی قویٰ دیئے گئے۔ انہوں نے زبانِ حال سے دعا کی اور اس دعا کی قبولیت کے نتیجہ میں ان کی نشوونما کے لئے ہم نے ہر ضروری چیز پیدا کر دی ہم نے انسان کو روحانی قویٰ دیئے۔ روحانی قویٰ کی نشوونما کے لئے

آسمانی ہدایت کی ضرورت

تھی چنانچہ ہم نے ہر قوم اور ہر ملک یہاں تک کہ بعض زمانوں میں ہر شہر میں انبیاء بھیج کر لوگوں کی روحانی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے روحانی ہدایت کے سامان پیدا کر دیئے کیونکہ خدا تعالیٰ اپنے مقصد سے پیار کرتا ہے اس نے اس دنیا میں انسان کو اسی لئے پیدا کیا کہ وہ اس کا عبد بنے تو گویا اس کائنات کی پیدائش کا مقصد یہ تھا کہ انسان اللہ تعالیٰ کا عبد اور اس کی صفاتِ کاملہ حسنہ کا مظہر بنے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس مقصد سے بے توجہی نہیں برتی۔ اس نے چھوٹی چھوٹی چیزوں کا خیال رکھا۔ اتنی چھوٹی چھوٹی چیزیں کہ انسان خود ان کو نظر انداز کر دیتا ہے مگر ہمارے پیار کرنے والے رب نے ان کو بھی نظر انداز نہیں فرمایا۔

غرض تخلیقِ کائنات میں اللہ تعالیٰ کا یہی مقصد ہے جس کے پیشِ نظر اُس نے انسان کو دُنیا میں پیدا کیا۔ اس کی قوتوں کی کمال نشوونما کے لئے زمین و آسمان پیدا کئے۔ آسمان سے ہدایت نازل فرمائی۔ زبانِ حال کی دعائیں قبول ہوئیں۔ اور اس رنگ میں پوری ہوئیں کہ انسانی زندگی کے ہر زمانے اور ہر مرحلہ پر یہ بات واضح اور عیاں ہو گئی کہ یہ قرآن کریم ہی ہے جو انسان کو دینی اور دنیوی ہر دو اعتبار سے

صحیح اور حقیقی راہِ عمل

دکھاتا ہے۔

غرضیکہ جب انسان کو روحانی قویٰ بھی مل گئے اور ایک کامل آسمانی ہدایت بھی مل گئی تو اُسے اپنی زبان سے یہ دعا بھی کرنی پڑے گی کہ اے خُدا ہمیں صراطِ مستقیم بھی عطا فرما اور اس پر چلنے کی توفیق بھی بخش۔ ہمیں اپنی صفات کا عرفان بھی عطا فرما اور ہمارے لئے الٰہی صفات کا مظہر بننے کے سامان بھی پیدا کر۔ ایسی دعا اور التجا ایک ایسی ہستی ہی سے کی جا سکتی ہے جس کے متعلق یہ یقین ہو کہ وہ قریب اور مجیب الدعوات ہے۔ چنانچہ یہ

بزرگ و برتر ہستی

اللہ تعالیٰ ہی کی ہے جس نے قرآن کریم میں فرمایا۔

إِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ
أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ

جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں لفظ عبد قابلِ ذکر ہے چنانچہ انسان کی پچھلی تاریخ پر جب ہم غور کرتے ہیں تو تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کے بہت قریب ہے اور وہی تاریخ روحانی طور پر بھی، اللہ تعالیٰ کے فرمان اور انسانی فطرت کے مطابق بھی اور پھر عقلاً بھی یہ بتاتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو اپنا عبد بننے کے لئے پیدا کیا ہے اور اس کے لئے دُعا کی ضرورت ہے۔

پس دوستوں سے میں یہ کہتا ہوں کہ تم دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرو اور جس قرب کے نظارے زبانِ حال کی دعاؤں کے ذریعہ انسان نے مشاہدہ کئے اور محسوس کئے اس

قربِ الٰہی کے نظارے

عقل کی اور بینائی کی اور فراست کی اور روحانیت کی آنکھ سے دیکھنے اور مشاہدہ

کرنے کی کوشش کرو۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے وہ تمہیں آسمانی برکتوں سے نوازے گا۔ تاہم اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ مشروط ہے۔ اس نے یہ شرط لگائی ہے کہ کوشش کرو، عمل صالح بجا لاؤ۔ مجاہدہ کرو۔ میری قرب کی راہوں کو حاصل کرنے کے لئے انتہائی زور لگاؤ۔ تو پھر آسمانی برکتیں ملیں گی۔ خدا کرے کہ تمہیں اس کی توفیق عطا ہو۔

ہمارا یہ مشاہدہ اور تجربہ ہے کہ جب یہ دونوں چیزیں یعنی تدبیر اور دعا اکٹھی ہو جاتی ہیں تو آسمان اپنے فیض کے سارے دروازے کھول دیتا ہے اور فضلوں کی موسلا دھار بارش شروع ہو جاتی ہے۔ مبارک ہے وہ شخص جو آسمانی فیض اور فضل باری کا مورد بنتا ہے۔

یہ رمضان کا بابرکت مہینہ ہے جس میں قرآن کریم نازل ہوا۔ یہ مہینہ اور بھی کئی لحاظ سے

بڑی برکتوں والا مہینہ

ہے۔ اس میں الٰہی برکتوں کے حصول کے سامان پیدا کئے گئے ہیں اس لئے ہم سب کا یہ فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بننے کے لئے اور قرب الٰہی کے حصول کے لئے اس ماہ رمضان میں زیادہ سے زیادہ کوشش کریں خدا کرے کہ آپ بھی اور یہ خاکسار بھی اللہ تعالیٰ کا زیادہ سے زیادہ پیار حاصل کرنے کی توفیق پائے آمین۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز

یکم اکتوبر ۷۳ء بروز سوموار صبح ۸½ بجے

ہوگا۔ جس کے لئے میٹرک پاس ہونا ضروری ہے اس لئے ایسے طلباء جن کی تعلیم میٹرک یا اس سے زیادہ ہے اور انہوں نے زندگی وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنا چاہتے ہیں۔ اور جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کر کے خدمت سلسلہ کے خواہشمند ہیں یکم اکتوبر ۱۹۷۳ء بروز سوموار صبح ساڑھے آٹھ بجے انٹرویو کے لئے دفتر وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں تشریف لے آئیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

انتخاب قائدین مجالس خدام الاحمدیہ

قائدین خدام الاحمدیہ برائے سال ۷۵-۱۹۷۳ء / ۵۴-۱۳۵۲ ہش کے انتخاب ۵ تبوک (ستمبر) تا یکم اخاء (اکتوبر) ۱۹۷۳ء / ۱۳۵۲ ہش ہوں گے۔

قائدین اضلاع و امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے گذارش ہے کہ نئے دو سال کے لئے قائدین کا انتخاب اس عرصہ میں کروا کر دفتر کو اس کی رپورٹ بھجوائیں۔

بامید منظوری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نئے قائدین سالانہ اجتماع کے بعد چارج لیں گے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کا بڑا لڑکا عارضہ بخار پانچ چھ روز سے بیمار ہے اسی طرح چھوٹی بچیاں اور ان کی والدہ کی صحت بھی ٹھیک نہیں رہتی، نیز میں بعض دیگر پریشانیوں میں بھی مبتلا ہوں۔ لہٰذا احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(عبد اللہ خان۔ کارکن خلافت لائبریری ربوہ)

۲۔ (۱) مکرم سید انور احمد صاحب شرقی سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ بہاولپور کی والدہ محترمہ آنکھوں کے اپریشن کے لئے وکٹوریہ ہسپتال میں داخل ہیں۔

(۲) مکرم حاجی احمد بخش صاحب کی اہلیہ محترمہ ایک مہینہ سے ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(رانا مبارک احمد جنرل سیکرٹری بہاولپور)

۳۔ خاکسار کا پوتا جس کی عمر ۱½ ماہ ہے بوجہ مختلف عوارض بیمار ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفا عطا فرمائے اور صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

(غلام محمد نصیر علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ)

ماہنامہ الفرقان کے متعلق حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی تحریک

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابل قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے حسن پر عمدہ طریق پر بحث کی جاتی ہے۔ پس مخیر اور مستطیع احباب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خریدنا چاہیئے بلکہ اپنی طرف سے نیک دل سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کے نام بھی جاری کرانا چاہیئے۔"

سالانہ چندہ صرف ۸/- روپے

(مینیجر)

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون ۶۲۳۵۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

کاغذ اور گتہ
بازار سے رعایتی نرخوں پر خریدنے کے لئے
پیپر کارنر گنپت روڈ لاہور فون نمبر ۶۲۵۲۳ پیپر مرچنٹس
ملک عبد اللطیف ستکوہی — ملک محمد حنیف
فون نمبر ۶۲۵۱۶ — فون نمبر ۶۲۵۱۸

دیدہ زیب و دلکش ڈیزائنوں میں
سادہ و جڑاؤ زیورات
چاندی کے خوبصورت ٹی سیٹ، ڈکانی سیٹ وغیرہ و دیگر ظروف کے لئے
فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور فون نمبر ۵۲۶۲۳

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار ماہنامہ تحریک جدید ربوہ — آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں
سالانہ چندہ ۲/- روپے
(مینیجنگ ایڈیٹر)

ہر قسم کی اعلیٰ کوالٹی کا کپڑا پاپلین لٹھا کیمرک، فلالین رنگ دار و پرنٹ بنانے والے

سفینہ ڈائینگ اینڈ پرنٹنگ ورکس

مقبول روڈ لائلپور

فون ملز ۷۹۴۶ — فون آفس منڈی گل ۲۴۸۳ — فون آفس گول کپڑا ۲۳۵۴

ہر شہر کی مارکیٹ سے سفینہ کا مال طلب کریں،

آج

اتوار کے دن

اپنے اور اپنے اہل و عیال کے دانتوں کا معائنہ کریں

۱ مسوڑھے خراب ہوں تو — پائیوریا کیور -/۱۰
۲ دانتوں میں کھوڑ وغیرہ ہو تو — کیریز کیور -/۱۰
۳ دانت درد ہو تو — ٹوتھ کیور -/۲

فوری اور مستقل علاج ہے

دانتوں کی صحت و صفائی کا رسالہ مفت طلب کریں

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی ربوہ

تقسیم کنندگان۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶ / ۶۰۷

دوائی فضل الٰہی حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا خاص نسخہ اولاد نرینہ کیلئے اس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ نوے فیصد لڑکا پیدا ہوتا ہے قیمت مکمل کورس ۹ ماہ ۲۰ روپے دواخانہ خدمت خلق ربوہ

احباب ہمیشہ

یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

کی

قابلِ اعتماد بسوں پر سفر کریں

شفائے گل گھوٹو

جانوروں کی مرض گل گھوٹو کی کامیاب و مجرب دوا بطور حفظ ماتقدم "شفائے خناق" ایک پیکٹ ہر جانور کو دیں۔ تفصیلی پمفلٹ مفت۔ فی پیکٹ ۵۰ پیسے فی درجن -/۶ دو درجن پر ڈاک خرچ معاف

شاہ ہومیوپیتھک سٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

سرگودھا اور سیالکوٹ کے درمیان

کراؤن بس سروس

کی آرام دہ بسوں پر سفر کریں، (مینیجر)

مرض اٹھرا کا شافی علاج حبوب مفید اٹھرا چھ صد گولیاں ۲۰ روپے ناصر دواخانہ ربوہ فون نمبر ۵۳۴ گول کچہری بازار لائل پور فون نمبر ۲۰۵۴

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے

طبیہ عجائب گھر

کے متعلق فرمایا: "ان کی دوائیں بہت مقبول ہیں" (الفضل ۲۷ مئی ۵۴ء)

قوت و طاقت کا بے نظیر مرکب

زد جام عشق کلاں ایک ماہ کورس ۲۰ روپے

فہرست ادویات کارڈ آنے پر مفت

طبیہ عجائب گھر۔ امین آباد ضلع گوجرانوالہ!!

نکلوائیے

دانت

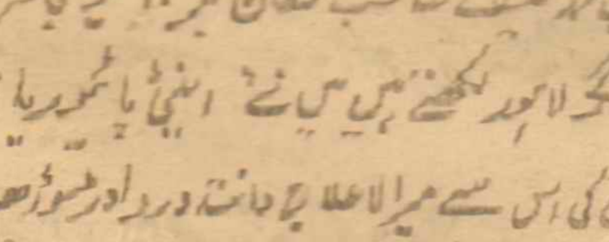

جناب محمد حنیف صاحب مکان نمبر ۱۰ اسلامیہ پارک کرشن نگر لاہور لکھتے ہیں میں نے "اینٹی پائیوریا" استعمال کی اس سے میرا لاعلاج دانت درد اور مسوڑھوں کا پھولنا بالکل ختم ہو گیا حالانکہ ڈینٹل سپیشلسٹوں نے دانت نکلوانے کا ہی مشورہ دیا تھا مکمل کورس -/۱۰ روپے

دانت درد کا فوری علاج ٹوتھ کیور -/۲ ڈاک خرچ علیحدہ

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

فون نمبر ۶۰۶ پرو ڈکشن برانچ ۶۰۷

شہزین

شہزین

شہزین

مرض اٹھرا کی مفید ترین دوا

حکیم نظام جان اینڈ سنز

ربوہ ۔ منڈی محمد خان ۔ گوجرانوالہ

بیرون ملک

احباب متوجہ ہوں!

الیس اللّٰہ بکاف عبدہٗ

کی دیدہ زیب اور نفیس ڈیزائنوں کی انگوٹھیاں

اور چاندی کے برتن اور زیورات اور دیگر

پاکستانی مصنوعات

ایکسپورٹ کرتے ہیں کاروبار کے خواہشمند احباب براہ راست خط و کتابت فرمائیں میاں گلزار احمد پروپرائٹر

افضال ٹریڈنگ کارپوریشن نزد شعری پیلس چنیوٹ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔

بواسیر PILES

خونی و بادی کے لئے

پائلز کیور PILES CURE

ہزاروں نے آزمائی اور مفید پائی

کیوریٹو میڈیسن کمپنی لاہور۔ کراچی

ہیڈ آفس ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ ربوہ ۶۰۶ / ۶۰۷

ایک باموقعہ مکان برائے فروخت

محلہ دار الرحمت غربی میں ایک نہایت ہی باموقعہ مکان قطعہ نمبر ۱۸ بلاک ۵ رقبہ ۱۹ مرلہ ۲۰ مربع فٹ ہے جو ایک کمرہ باورچی خانہ چار دیواری پر مشتمل ہے اور جس میں میٹھے پانی کا ہینڈ پمپ لگا ہوا ہے اور زمین بھی بہت اچھی ہے قابل فروخت ہے۔ خواہشمند احباب خاکسار سے بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت دریافت فرمائیں۔

حکیم مرزا محمد اصغر۔ شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ۔ گولبازار۔ ربوہ ٭

تریاق اٹھرا — اٹھرا کے علاج کے لئے — کورس ۲۰ روپیہ — نورِ نظر — اولاد نرینہ کے لئے — کورس ۳۰ روپے — خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۵۳۸